مفہوم: اس آیت مبارکہ کے ذریعے حضور اکرم ﷺ اور آپ کے پیروکاروں کا حوصلہ بڑھایا گیا ہے قریش مکہ، یہودان مدینہ اور منافقین مدینہ آپ کے دشمن بن گئے۔ اس بے سروسامانی کے عالم میں رب نے آپ کو تسلی دی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مدد میں اکیلا ہی کافی ہوں کسی اور سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ (ب)

سُورَۃُ الاَنفَال (آیات ۶۵ تا ۶۹)

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾

اَلْقِتَالِ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ	حَرِّضِ	النَّبِيُّ	يَاأَيُّهَا
جہاد	پر	مومن	ترغیب دو	نبیؐ	اے
يَغْلِبُوا	صٰبِرُوْنَ	عِشْرُوْنَ	مِنْكُمْ	يَكُنْ	اِنْ
غالب آئیں گے	صبر والے	بیس (۲۰)	تم میں سے	ہوں	اگر
يَغْلِبُوْا	مِائَةٌ	مِنْكُمْ	يَكُنْ	وَاِنْ	مِائَتَيْنِ
وہ غالب آئیں گے	ایک سو	تم میں سے	ہوں	اور اگر	دو سو (۲۰۰)

اَلْفًا	مِّنَ	الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ
ایک ہزار	سے	وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (کافر)	اس لیے کہ وہ	قوم	سمجھ نہیں رکھتے

اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اور اگر تم بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

اَلْـٰٔنَ	خَفَّفَ	اللّٰهُ	عَنْكُمْ	وَعَلِمَ	اَنَّ
اب	تخفیف کر دی	اللہ	تم سے	اور معلوم کر لیا	کہ
فِيْكُمْ	ضَعْفًا	فَاِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ
تم میں	کمزوری	پس اگر	ہوں	تم میں سے	ایک سو
صَابِرَةٌ	يَّغْلِبُوْا	مِائَتَيْنِ	وَاِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ
صبر والے	وہ غالب آئیں گے	دو سو	اور اگر	ہوں	تم میں سے
اَلْفٌ	يَّغْلِبُوْٓا	اَلْفَيْنِ	بِاِذْنِ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ
ایک ہزار	وہ غالب رہیں گے	دو ہزار	حکم سے	اللہ	اور اللہ
مَعَ	الصّٰبِرِيْنَ				
ساتھ	صبر والے				

اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾

مَا كَانَ	لِنَبِيٍّ	أَنْ	يَكُونَ	لَهُ	أَسْرَى
نہیں ہے	کسی نبی کے لیے	کہ	ہوں	اس کے	قیدی
حَتَّى	يُثْخِنَ	فِي	الْأَرْضِ	تُرِيدُونَ	عَرَضَ
جب تک	خونریزی کرلے	میں	زمین	تم چاہتے ہو	مال
الدُّنْيَا	وَاللَّهُ	يُرِيدُ	الْآخِرَةَ	وَاللَّهُ	عَزِيزٌ
دنیا	اور اللہ	چاہتا ہے	آخرت	اور اللہ	غالب
حَكِيمٌ					
حکمت والا					

پیغمبر کو شایان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہا دے۔ تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو۔ اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔ اور خدا غالب حکمت والا ہے۔

لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾

لَوْ	لَا	كِتَابٌ	مِنَ اللَّهِ	سَبَقَ
اگر	نہ	لکھا ہوا	اللہ سے	پہلے ہی

عَظِيْمٌ	عَذَابٌ	اَخَذْتُمْ	فِيْمَآ	لَمَسَّكُمْ
بڑا	عذاب	تم نے لیا	اس میں جو	تمہیں پہنچتا

اگر خدا کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾

وَّاتَّقُوا	طَيِّبًا	حَلٰلًا	غَنِمْتُمْ	مِمَّا	فَكُلُوْا
اور ڈور	پاک	حلال	تمہیں غنیمت میں ملا	اس سے جو	پس کھاؤ
	رَّحِيْمٌ	غَفُوْرٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ
	نہایت مہربان	بخشنے والا	اللہ	بیشک	اللہ

تو جو مالِ غنیمت تمہیں ملا ہے اسے کھاؤ (کہ وہ تمہارے لیے) حلال طیب ہے اور خدا سے ڈرتے

رہو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

حَرِّضْ	شوق دلاؤ، ابھارو۔
اَسْرٰى	قیدی۔
يُثْخِنَ	وہ خوں ریزی کرے۔ کچل ڈالے۔
عَرَضَ الدُّنْيَا	دنیا کے فائدے۔

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد پر ابھارنے کے لئے کیا ترغیب دی؟

جواب: جہاد کی ترغیب:

ترجمہ: اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہونگے تو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اس لئے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔ اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہونگے تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجئے؟

مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ۖ وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ

جواب: ترجمہ: پیغمبر کو شایان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہادے تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔

مفہوم: حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے پر محض صلہ رحمی اور رحمدلی کی بنیاد پر جنگ بدر کے قیدیوں کو فدیے کے بدلے رہا کر دیا بعض نو وارد مسلمان مال فائدے کو ترجیح دیتے تھے لہذا اس آیت میں سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کفار کو دنیاوی فائدے کے آزاد کرنے کو

پسندیدہ چغل قرار دیا گیا۔ اسلام کے فروغ کے لئے کفار کا سر کچل دینا زیادہ ضروری ہے دنیاوی فائدہ عارضی جبکہ اللہ تمھیں آخرت میں کامیاب وکامران دیکھنا چاہتا ہے۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ (ج) ۱

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال (آیات ۷۰ تا ۷۵)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا
يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ	لِّمَنْ	فِيْۤ	اَيْدِيْكُمْ
اے	نبی	کہہ دیں	ان سے جو	میں	تمہارے لیے
مِّنَ	الْاَسْرٰۤى	اِنْ	يَّعْلَمِ	اللّٰهُ	فِيْ
سے	قیدی	اگر	معلوم کرلے گا	اللہ	میں
قُلُوْبِكُمْ	خَيْرًا	يُّؤْتِكُمْ	خَيْرًا	مِّمَّاۤ	اُخِذَ
تمہارے دل	کوئی بھلائی	تمہیں دے گا	بہتر	اس سے جو	لیا گیا
مِنْكُمْ	وَيَغْفِرْ	لَكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
تم سے	اور بخش دے گا	تمہیں	اور اللہ	بخشنے والا	نہایت مہربان